JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

لاشعور کے دائرے اور ان کی روز افزوں وسعتیں
(ژونگ کی نفسیات کے تناظر میں)

ڈاکٹر فرزانہ ریاض
اسسٹنٹ پروفیسر ، شعبہ اُردو،جی سی یونیورسٹی،لاہور
ڈاکٹر جاویداقبال جاوید
شعبہ اُردو،جی سی یونی ورسٹی،لاہور

Abstract:

Unconscious, firstly focused by Freud , was laterly given so many para-psychological extensions by the famous contemporary psychologist of Freud: C.G Jung. Jung was never reluctant to change or add up into the concept of unconscious , he initially defined . This article shows how the concept of unconsious evolutionised in his system of psychology (Psychology of complexes) that, for sure , inspired the infinite realm of literature and other social sciences.

’’لا شعور کو جُھٹلانے کے نتائج عمومی طور پر نا سعید ہوتے ہیں؛اس کی جبّلی قوتوں کے خلاف، اگر مسلسل مزاحمت کی جائے،تو یہ ردِعمل کے طورپر مزید شدّت سے سر اُٹھاتی ہیں۔۔۔شعور کا لاشعور کی جانب رویہ جتنا منفی ہو گا،موخرالذکر(لاشعور)اتنا ہی سر کش ہوتا جائے گا۔‘‘
ژونگ(۱۹۵۰) (۱)

’’عام اُصول یہ ہے کہ شعور کا رویہ جس قدر منفی ،اس کی مزاحمتی طاقت جتنی زیادہ،اس کی ناقدر شناسی اور انجانا خوف(لاشعور کے حوالے سے) جتنا روزافزوں ہو گا،افتراقی مواد(لاشعور) کا چہرہ اُتنا ہی متنفر،اشتعال انگیزاور خوف ناک ہو گا۔‘‘ژونگ(۱۹۴۵)(۲)

’’ہم جانتے ہیں کہ لاشعور کا نقاب/ ماسک نا قابلِ تغیر نہیں ہوتا،یہ دراصل ہمارے اندازِ نظر کا آئینہ دار ہوتا ہے۔جارحیت اسے وحشت ناک رُخ دیتی ہے جب کہ دوستی و محبت اس کے خدوخال سنوارتی ہے۔‘‘
ژونگ(۱۹۴۴)(۳)

’’نفسی اہداف شعوری اہداف سے آگے واقع ہوتے ہیں؛دراصل، یہ اِن کے لیے(یعنی شعوری اہداف کے لیے)نامہربان بھی ہو سکتے ہیں۔لیکن جیسا کہ ہمارے علم میں ہے، لاشعور شعور کے رستے میں صرف اُسی صورت میں بے مرّوت اور سنگ دِل رکاوٹ بنتا ہے جب شعور لاشعور کے بارے میں غلط اور نمائشی مطمحِ نظر اختیار کرتا ہے۔‘‘ ژونگ(۱۹۴۳)(۴)

اوپردیے گئے جستہ جستہ اقتباسات لاشعور کی موجودگی،اُس کی ہئیت و نوعیت او ر شعور و لاشعور کی باہمی کشمکش کے حوالے سے سی جی ژونگ کے نقطہء نظرکو، کسی حد تک، سمجھنے کے لیے درج کیے گئے ہیں۔زیرِنظر مقالے کا مقصدژونگی نفسیات کے تناظر میں لاشعور کی ماہیت اور اہداف و مقاصد کو سمجھنا سمجھانا اور ادب میں اس کے تفاعل کو سمجھنے کی کوشش ہے،مزید یہ بھی کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں لاشعور کو وہ کون سا مقام دے سکتے ہیں جواس کے شایانِ شان ہے اور اس کی تخلیقی توانائیوں کو استعمال کرتے ہوئے حیات و کائنات کی گھتیوں کو کیوں کر سُلجھا سکتے ہیں(۵)۔اس مختصر مقالے کی انفرادیت و خوبی(اگر کوئی ہے) یہ ہے کہ اس میں ژونگ کے اُ ن اہم اقتباسات (۸۵ اقتباسات)کو ایک جگہ مجتمع کیا گیا ہے، جو لاشعور کے حوالے سے اس کے کلیات کے وسیع ذخیرے(۲۰ جلدیں)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

میں بکھرے پڑے ہیں، لہذا ان کو ایک ہی مقام پر،مجموعی حوالے سے دیکھنے کی کوشش ،نہ صرف اس کی تفہیم کے لیے ناگزیر ہے، بل کہ اپنے طور پر شایدیہ اُردو زبان میں ژونگ کے حوالے سے اوّلین کاوش بھی ہے۔

لاشعور کی سب سے آسان تعریف تو یہ ہی ہے کہ ہر وہ چیزجو شعور کے منطقے سے باہر ہے اور جس سے ہم ناآشنا ہیں، لاشعور کی ملکیت کہلاتی ہے۔لیکن پچھلی چار پانچ دہائیوں میں نفسیات کے شعبے میں جو حیرت انگیزترقی ہوئی ہے، وہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ لاشعور کی تعریف صراحت و وضاحت اورسائینسی حوالے کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کی جائے۔

> " شخصیت کا وہ حصہ، یا ذہنِ انسانی کا وہ تفاعل، جس سے کوئی انسان بلاواسطہ طور پر آگاہ نہیں ہوتا، دراصل اُس کے اُن لاشعوری(لیکن مُتحرک و توانا)افکار، خواہشات اور اندیشوں کا نتیجہ ہوتا ہے، جو اپنے آپ کو بے بُنیاد اوہام اورمخفی حالتوں وغیرہ میں ظاہر کرتے ہیں" (۶)

ژونگ اس امر سے بہ خوبی آگاہ تھا کہ مغرب کی فکری تاریخ میںلاشعور کے نفسیاتی اور فلسفیانہ مُعانی مضمر ہیں۔لہذا اپنے کلّیات کی جِلد ششم میں وہ رقم طراز ہے:

> "میرے لیے لاشعور کا تصور فلسفہ کے مابعدالطبیعیاتی نوعیت کے تصور سے کئی گنا قیمتی ہے اور اس کی حیثیت خصوصی طور پر 'نفسیاتی' ہے۔میری دانست میں نفسیات میں لاشعور وہ سرحدی(Borderline)تصور /نظریہ ہے جس کی حدود میں وہ تمام نفسی عوامل اورعناصر شامل ہیں جوشعور کی بحث سے خارج ہیںیعنی جوکسی قابلِ ادراک حوالے سے ایغو(Ego) سے متعلق نہیں ہیں"(۷)

ژونگ چوں کہ تجربیت پسند تھا، لہذاوقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُس نے اپنی تعریف کو نئے تجربات سے آشنا کیا،اور اس عمل کے دوران اس بات کو بہ طورِخاص محسوس کیاکہ اُس کی تعریف"سادہ اور خالص تجربے" پر مبنی ہے(۸)۔یہ وہ تجربہ تھا جس نے اُسے اپنے کام کے دوران سینکڑوںلوگوں کے اعمال میں"لاشعوری عوامل کی موجودگی کا ثبوت"(۹) فراہم کیا تھا۔اِن تمام تجربات کے ذریعے ژونگ اپنی تعریف کو وسعت آشنا کرنے میں کامران ہوا، اب اُس نے لاشعور کو ان مُختلف پیرائیوں میں بیان کیا:

> ""تمام طرح کی برائیوں کا منبع۔۔اور ساتھ ہی ساتھ تمام اُلوہی کیفیتوں کاابتدائی مواد"(۱۰)
>
> "ایک فطری وجود"(۱۱)
>
> "ارفع ترین نیکی کا ماخذ"(۱۲)
>
> "ایک منفرد راہنما"(۱۳)
>
> "لبیڈو(نفسی/جنسی توانائی)کا سرچشمہ،جہاں سے سبھی نفسی دھارے پھوٹتے ہیں"(۱۴)
>
> "ایک لا محدود سطح کے تجربے کا دائرہء عمل۔۔ایک خود مختار اور زرخیز سرگرمی۔۔جس کی اپنی ہی حقیقت ہے۔۔"(۱۵)

لاشعور کو "انفرادی طور پر حاصل کیے گئے مواد/عناصر کی اقلیم ۔"(۱۶) بھی سمجھا گیااور اپنے اکثر مضامین میںژونگ نے، جن میں سے زیادہ تر کا تعلق الکیمائی مطالعات سے ہے،ان میں سے کچھ اجزا کی نشان دہی بھی کی ہے۔

میں نے اوپر "چند" اجزا کا تذکرہ کیا ہے،اس کی وجہ یہ ہے کہ ژونگ کو بہت جلد ہی اس بات کا احساس ہو گیاتھا کہ "لاشعور کی حدود بندی ناممکنات میں سے ہے، یعنی یہ اپنے باطن میں کن کن اجزا کو سمیٹے ہوئے ہے،اس نوع کے سوالوں کا جواب صرف عمیق داخلی تجربہ ہی دے سکتا ہے۔"(۱۷)یعنی اِن مخصوص اجزا کی نشان دہی دراصل انفرادی سطح پر ہرمُتعلقہ شخص کے ساتھ کام کر کے ہی متعین کی جا سکتی ہے،لیکن اِن میں سے بعض اجزا ہرعام انسان کے خوابوں،واہموںاور فعّال تخیلات میں پائے جاتے ہیںمثلاً شیڈو،

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

اینیما،اینیمس،(۱۸) اور آرکی ٹائپل علامتیں۔(۱۹)مثالی تمثال(خصوصاً والدین کے)اور خود کار کومپلکس بھی اِن ہی کا حصہ ہیں۔(۲۰)جن عناصر کو لوگ دباتے /چھپاتے ہے، وہ بھی مخصوص نوعیت کے ہوتے ہیں:اضطراری تحریکات(۲۱)،نا خوشگوار امنگیں(۲۲)،یادیں(۲۳)،شخصی رجحانات یامنصوبے(۲۴)،بے بُنیاد خوف،وہم آمیز تصورات،عیوب و نقائص کے اندیشے(۲۵) اور مختلف التباس(۲۶) وغیرہ۔یہاں تک کہ بعض اوقات لاشعوری مواد کے ساتھ ' برائی کے عناصر' بھی وابستہ ہوتے ہیں۔(۲۷) بعض اوقات لاشعور اپنا اظہار ہماری خارجی زندگی میں بھی کرتا ہے، کیوں کہ یہ''مزاجی تبدیلیوں، گوناگوں اثرات، اندیشوں،وہم آمیز تصورات، فکری پسپائیوں اورمنصوبوں '' کے حوالے سے نِت نئی صورتیں اختیار کرتا رہتا ہے(۲۸)۔داخلی حقیقتوں کی ان خارجی ظہورپذیریوں کی تفہیم سے ہی ژونگ کسی شخص کے لاشعور تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔

لاشعور کا بہت سا مواد 'شخصی' ہوتا ہے،جس کا تعلق کسی مخصوص شخص کی ذاتی تاریخ اور نجی تجربے سے ہوتا ہے۔علاوہ بریں ژونگ نے اُن 'لاشخصی اجتماعی اجزا' کی بھی نشان دہی کی جو'موروثی گروہ بندیوں یا آرکی ٹائپ'کی صورت میں موجود ہوتے ہیں(۲۹)اور عام اور غیر تربیت یافتہ شخص اِن کی موجودگی سے بے خبر ہوتا ہے۔خود ژونگ نے اپنے کیریئر کے ابتدا ہی میں ایک مریض کے ذریعے اس بات کو سمجھ لیا،وہ اپنے برگولزلی کلینک میں انتشارِنفس(Schizophrenia)کے ایک مریض کا معائنہ کر رہا تھا،اس آدمی نے ژونگ کو بتایا کہ اُس نے سورج کی 'دم' دیکھی ہے، یہ دراصل متھرائی عبادت(Mithraic)(۳۰)کی ایک علامت تھی، خود ژونگ اُس وقت اس چیز سے آگاہ نہیں تھا۔مریض نہ تو اِن قدیم مذاہب کو جانتا تھا اور نہ ہی اُن تک رسائی کا کوئی دوسرا راستہ ممکن تھا۔لہذا ژونگ یہ سوچنے پر مجبور ہوا کہ یہ علامت دراصل اُس شخص کے لاشعور کی گہرائی میں پہلے ہی سے موجود تھی۔

مخفی، منفی،،مثبت، شخصی،اجتماعی۔۔غرض کہ لاشعور میں وہ تمام عناصر و وقوعات شامل ہوتے ہیں''جنھیں یا تو یکسر بُھلا دیا جاتاہے یا دیدہ دانستہ طور پر پسِ پشت ڈال دیا جاتا ہے،اس زنبیل میں صدیوں کی حکمت کے گنج ہائے گراں مایہ بھی پوشیدہ ہوتے ہیں''(۳۱)۔نوعِ انسانی کی نفسی میراث لاشعور کی اسی تاریک وادی میں خُفتہ ہے،اور اس میراث میں رنگ رنگ کے نمونے موجود ہیں؛ وہ بھی جن سے ہم کتراتے ہیں(مثلاً ہماری شخصیت کے تاریک رُخ) اور وہ بھی جن کے ہم دل دادہ ہیں(مثلاً ہماری تخلیقی توانائی اورشخصیت کے روشن رُخ)۔یہ رویہ ہمیں لاشعور اور اُس کی نوعیت کو سمجھنے میں کافی حد تک معاون ہو سکتا ہے۔

کئی دہائیاں لاشعور کو سمجھنے کی کڑی کوششوں اور ریاضتوں کے بعد ژونگ کو، بہ ہر حال ،اس حقیقت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے کہ''لاشعوری عمل کی ماہیت اور جوہر کی کامل تفہیم جیسے نازک مسئلے کا جواب ڈھونڈنا ہنوز باقی ہے''(۳۲)۔لہذا،اب جب کہ ہم لاشعور کا سو فی صد درست ادراک کرنے سے قاصر ہیں، ژونگ نے ہمیں ایک عمومی خاکہ اور نقشہ مہیا کیا ہے جس کی مدد سے ہم لاشعور کی وسیع و بسیط سلطنت کا اندازہ لگانے کی کوشش کر سکتے ہیں اور مستقبل قریب کے حوالے سے روشن امکانات کی اُمید رکھنے میں حق بہ جانب ہیں۔ژونگ نے لاشعور کی فطرت کو خود 'فطرت' سے تشبیہ دی ہے،یوں اس کی ماہیت'غیر جانب دارانہ' (۳۳)ہے جسے اس نے ''تناقص آمیزسیرت'،(۳۴) اور تضادی جوڑوں کے اتحاد(۳۵):مثبت،منفی، اچھائی،برائی،اندھیرے،اُجالے،حیوانی،شیطانی،ماورائی،روحانی اور خدائی وغیرہ سے منسوب کیا ہے(۳۶)۔جب ہمارے اذہان ،جن کی ایغو کا دائرہء اثر نسبتاً محدود ہوتا ہے،لاشعور کا سامنا کرتے ہیں تو پیراڈوکس (Paradox)پیدا ہوتا ہے(۳۷)، پیراڈوکس دراصل ایک ایسی حقیقت کا نام ہے جس میں بہ یک وقت خیر و شر اور روحانی و شیطانی صفات(یعنی باہم متضاد صفات) موجود ہوتی ہیں۔اب یہ بات بہتر طور پر سمجھ میں آ سکتی ہے کہ ذہن کو محنت و مشقت سے دُور رکھنے لیے ہم کیوں کر لاشعور کا سامنا کرنے سے گریز کرتے ہیں اور اس فکری ایذا سے ہمہ دم پہلو بچائے رکھتے ہیں۔ہمارے شعور کے نزدیک جو سوچنے سمجھنے کے رنگ ڈھنگ ہیں، لاشعور اُن کے مطابق 'نہیں سوچتا'۔اس کی ذہنیت 'جبّلی'(۳۸) ہوتی ہے،اور یہی چیز اسے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

عسیر الفہم بناتی ہے۔مگر اس مشکل کو حجت کے طور پر پیش کر کے ہم لاشعور کو 'جھٹلانے' یا 'دبانے' کا جواز نہیں مہیا کر سکتے۔ژونگ کا ذہن اس معاملے میں بالکل واضح تھا: لاشعور کو" کسی صورت بھی ایسے نہیں دبایا جا سکتا کہ اس کا نام و نشان مِٹ جائے"(۳۹) اور چوں کہ یہ اکثر صداقت کا ترجمان ہوتا ہے لہذا اسے ایک راہ نما اور امکانات کے زرخیز ماخذ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔(۴۰)

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ لاشعور شخصی و لاشخصی اور انفرادی و اجتماعی دونوں رُوپ اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتا ہے۔یہ خود اختیار ہے،(۴۱) اس کا اپنا طریقہء کار اور جداگانہ تناظر ہے،(۴۲)یہ الگ بات ہے کہ ہم اس تناظر یا زاویہء عمل کو پوری طرح سمجھنے سے قاصر ہیں۔یہ اپنے تفاعل کے لیے(۴۳)ہمارے ارادے کا محتاج نہیں ہے (۴۴)، دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ "انسانی حکم احکام سے بیگانہ" (۴۵) اور ہمارے شعوری ذہن سے کئی زیادہ قوی ہے۔(۴۶) یہ مسلسل متحرک اور توانا (۴۷)ہے اور لفظ 'آرام' سے آشنا تک نہیں (۴۸)؛ یہ برابر اپنے کام میں جُتا رہتاہے،بناتا ہے بگاڑتا ہے (۴۹)ا ور ہمیں"نئے نئے خیالوں اور علامتوں " سے آشنا کرتا رہتاہے(۵۰)یہ علامتیں اور تمثالیں ہمارے وقفہء حیات میں ابدی طور پر دل چسپ اوروثوق انگیز ثابت ہو سکتی ہیں(۵۱)۔

یہ سب اس لیے ہے کہ لاشعور "اشیا کی تلافی کرنے والا اور ان میں باہم امتیاز کرنے والا" (۵۲)عامل ہے ، اس کا طریقہ واردات خود انضباطی ہے(۵۳) جس کے باعث یہ ہمارے ذہن میں ایک داخلی توازن برقرار رکھتا ہے،اور یوں اپنے اعمال میں یہ جِسم کے اُس اُصولِ توازن(Homeostasis)کے مماثل ہے جو درجہء حرارت، بھوک، پیاس اور باقی بُنیادی ضروریات کو اپنی اپنی حدود میں رکھتا ہے۔ژونگ نے اپنے طبّی تجربے کے دوران اس بات کو متواتر سیکھا۔مثلاًاگر مریض پریشانی کے عالم میں ہوتا ہے تووہ ایسے خوابوں کے بارے میں بتاتا ہے جس میں'اُڑان یا مافوق الفطرت انسان ' کا تذکرہ ہو، دراصل ایسی صورت میں لاشعور اس بات کی یاد دہانی کرا رہا ہوتاہے کہ' یہ سب بھی درست یا ممکن ہے'۔بعینہ اگر وہی آدمی کسی وجہ سے پھولے نہ سماتا/آپے میں نہ رہتا ہو توعین ممکن ہے کہ اُسے اس نوع کے خواب آئیں جن میں وہ بلندی سے گر رہا ہو (۵۴)،یعنی ان سب کا مقصد یہ ہوتا ہے کسی نہ کسی صورت انسان کو حقائق کے ساتھ رہنا سکھایا جائے اور اُسے زمینی ضرورتوں سے ہم آمیز کیا جائے۔اب مناسب ہے کہ لاشعور کے چند اہم مقاصد پر نظر ڈالی جائے:

ا۔خود ضابطگی(۵۵)

ذہن کے نفسی توازن کو برقرار رکھنا ،لاشعور کا ایک اہم تفاعل ہے۔اصل میں یہ ہمارے شعوری رویے کی تلافی کی ایک صورت ہے، خصوصاً جب ہمارے شعوری اعمال یک رُخے یا غیر متوازن ہوں تو اس کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے، ان وقتوں میں ہمارا لاشعور ہمیں اپنی بنیادی لیکناہم 'جبلتوں' کے قریب رکھتا ہے اور یوں ہماری شخصیت کو، مجموعی طور پر، اپنی اصل نہاد(۵۶) اورکائناتی فطرت کے قریب رہنے میں مدد ملتی ہے۔اس عمل کے دَوران لاشعورہمیں ذہنی طور پر صحت مند رکھنے کے لیے پوری تگ ودَو کرتا ہے اور یوں ہماری نفسیاتی نشوونما ہوتی ہے جو بالآخر 'عرفانِ ذات ' پر منتج ہوتی ہے(۵۷)۔

۲۔شخصیت کا پھیلاؤ

لاشعور کا ایک اور نمایاں وصف ہماری شخصیت کے تخلیقی امکانات کو وسعت آشنا کرنا ہے(۵۸)،اس کام کے لیے لاشعور ہمیں اُن تخلیقی عناصر کی دریافت میں مدد فراہم کرتا ہے جو ہمارے دائرہء شعور کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ منوّر بھی کرتے جاتے ہیں:خواب، واہمے، وجدان، اورفعّال تخیلات وہ عناصر ہیں ،جن سے لاشعور ہمیں نئی نئی علامتوں، تمثالوں اور تصورات و امکانات کی ایک بسیط کائنات سے متعارف کرواتا ہے۔نتیجتاً ہمارے "فکری آفاق مزید گہرے اور نیل گوں" ہوتے جاتے ہیں اور ہم اپنی روزمرّہ نیم مردہ حالت سے دوبارا تخلیقی زندگی کو لوٹتے ہیں(۵۹)۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

۳۔افتراقِ نفس سے بچاؤ

جب ہماری شخصیت اپنی اصل پہچان اور شناخت سے کٹ کر ''ٹوٹ پھوٹ(Dissociation) ''یا عصبی اختلال (۶۰)کا شکار ہوتی ہے تو ایسے میں لاشعور اپنے مرہم سمیت(ناگزیر عناصر)شعورکے بے سائباں سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتا ہے اور اس بہ ظاہر بے معنی سے عمل سے اکثر مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔یوں ذہن شکست و ریخت کی تکلیف دہ صورتِ حال سے باہر نکل کر شخصیت کو سہارتا ہے(۶۱) اور ہمارے رویوں میں مثبت تبدیلیوں کا محرک بنتا ہے۔ان سب باتوں کو سامنے رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ بلاشبہ انسان نے لاشعور کی دریافت سے اپنی الجھنوں(۶۲)،اوہام اور داخلی تصرفات (۶۳)سے خاطر خواہ نجات پائی ہے۔

۴۔شخصیت کی یک جائی

لاشعور ہمیں خود اپنے آپ کے لیے ذمہ داریاں اُٹھانے کے قابل بناتاہے تاکہ ہم خود سے یک جا(۶۴) ہو سکیں‌اور اپنی اصل ذات(۶۵) کے ساتھ ہم آہنگ و ہم آمیز ہو سکیں(۶۶)۔یوں لاشعور ''فردیت''(۶۷) کی حصول میں کلیدی کردار ادا کرسکتا ہے۔میں نے 'سکتا' اس لیے کہا ہے کہ لاشعور کے ان اہداف و مقاصدسے بھر پور فائدہ اُٹھانے اور اُس کے امکانات کو پوری طرح بہ رُوئے کار لانے کا انحصار دراصل، تمام کا تمام، ہمارے لاشعور کی طر ف اپنے شعوری رویے پر ہے۔

لاشعور کی باز احساسی/باز ادراکی (Reperceiving)

لاشعور کی جانب ہمارے عمومی رویے نہ صرف غرابت بل کہ ''خوف آمیزی ''(۶۸)، 'انتہا کی حد تک نا قدری'(۶۹)،'دہشت زدگی' (۷۰)اور'شدید تنقیصی' (۷۱) عناصر پر مبنی ہوتے ہیں۔اس بات کا اندازہ ہمارے عام مُعاشرتی رویوں سے بہ خوبی ہوتا ہے؛مثلاً جب کبھی دوست احباب میں خوابوں یا واہموں کے سائینسی مطالعات پر بات چیت ہوتی ہے تو اس کا شدید ردّعمل ظاہر ہوتا ہے:''یہ کتنی احمقانہ بات ہے!، بھلا اِن چیزوں کو کوئی سمجھ سکا ہے، خدا را خود پر ترس کھاؤ، پاگل مت بنو۔۔وغیرہ'' دراصل یہ اظہارات داخلی خوف کے عکّاسی کرتے ہیں۔

> ''شعور کو لاشعور سے جتنے اندیشے لاحق ہیں''(۷۲)، ژونگ اُن سے آگاہ تھا،'' اس خوف کی نوعیت کافی قدیم ہے اوریہ ہر اُس چیز سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے جو لاشعور کے ساتھ متصل ہوتی ہے''(۷۳)۔ژونگ کے مطابق یہ خوف پچھلی دو صدیوں سے کافی بڑھا ہے، جس کی وجہ''سائنس اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں معجزاتی ترقی ہے''، دل چسپ بات یہ ہے کہ اس خوف کی وجہ خود یہ ترقی نہیں بل کہ ''خوف ناک حد تک حکمت و دانائی اور عمیق محاسبہ ء ذات سے محرومی''(۷۴) ہے۔

یہ رواجی /روایتی ادراک ،نتیجتاً ہمیں زندگی سے دُور عدم توازن، اجنبیت اور بد اندیشی کے صحرا کی طرف لے آیا ہے(۷۵)۔ژونگ نے اس صورتِ حال کو لگ بھگ پَون صدی پہلے سمجھ لیا تھا، اسی لیے اس نے کُھلے لفظوں میں تنبیہ کی تھی،''لاشعور سے عدم اشتراک جبلت کی موت اور اپنی بنیاد سے محرومی کے مترادف ہے''(۷۶)۔اگر ہم ذہنی و نفسیاتی حوالے سے پھلنا پھولنا اور نشوونما پا کر فردیت کا حصول چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے رسمیاتی رویوں کے طوق کو گلے سے اُتار کر پھینکنا ہو گا اور لاشعور کو کھلے دل سے گلے لگانا ہو گا۔

بہ ہر حال، یہ کام سہل نہیں ہے،ژونگ بھی یہ جانتا تھا،''لاشعور کے اس خوف پر قابو پانا اخلاقی حوالے سے بڑے دل گردے کا کام ہے''(۷۷) اور''لاشعور کواپنے فطری انداز میں کام کرتے رہنے دینا اور اسے زندگی کی ایک بُنیادی سچائی مان لینا اس عزم و ظرف کا متقاضی ہے ،جس کی استعداد ایک اوسط درجے کے یورپی میں نہیں ہے''(۷۸)]مزے کی بات یہ ہے کہ اس حوالے سے وہ ہم اہلِ مشرق کو گراں قدر جانتا ہے، ملاحظہ ہو اُس کے سیرِ ہندوستاں کی روداد و

تاثرات،مشمولہMemories,Dreams,Reflections ژونگ کا محولہ بالا بیان کئی حوالوں سے دل چسپ ہے، لیکن اس چھوٹے سے مضمون میں تفصیل کی گنجائش نہیں، ہاں یہ بات ضرور قابل غور ہے کہ ژونگ نے اس کام کو "غیر معمولی استعداد " کا کیوں کہا ہے؟ اس کی کئی وجوہات ہیں۔

اول: لاشعور کو اپنی بہبود کے لیے کار آمد اور حقیقی سمجھ کر اُس کی از سرِ نو دریافت ایک خود مختار اور آزاد ذہن کی متقاضی ہے، ایک ایسے ذہن کی جو رسمی معاشرتی قدروں سے بیزار اور تبدیلی کا خواہاں ہوتا ہے۔بد قسمتی سے لوگوں کا سوادِ اعظم پنے اہداف سے بیگانہ بل کی "دوسروں سے ہدایت یاب"(۷۹) ہوتا ہے اور اس بھیڑ کے پاس خواب اور دروں بینی(لاشعور) جیسے قضیوں کے لیے کوئی وقت نہیں ہوتا۔

دوّم: لاشعور کی باز احساسی کا ایک مطلب اپنے شیڈو کی تفہیم ہے،(۸۰)۔ شیڈو اصل میں ہماری ذات کے وہ تاریک گوشے ہوتے ہیں، جن کو ہم اپنی ذات کا حصہ ماننے بنا ،دیکھنے، پہچاننے یا تسلیم کرنے میں تامل کرتے ہیں۔اگر لاشعور کی تلافی ماہیت کو سامنے رکھا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ اپنے شیڈو سے واقفیت ، خصوصاً اُن لوگوں کے لیے زیادہ مسئلہ بنتی ہے جو بہت زیادہ مغرور، گھمنڈی اور انا پرست ہوتے ہیں، ان لوگوں کو اپنی لاشعوری قوتوں کو متوازن کرنے کی فوری اور ہنگامی ضرورت ہوتی ہے۔

سوم: اب سوال ہی پیدا ہوتا ہے کہ لاشعور کی یہ باز احساسی اتنی نا مقبول اور گراں کیوں سمجھی جاتی ہے؟ اس سوال کا جواب اس حقیقت میں پنہاں ہے کہ ایغو شعور کے کنٹرول کی دست برداری میں کسی قسم کا لُطف محسوس نہیں کرتی۔لاشعور کو اپنے رستے پر فطری حوالے سے چھوڑنے کے معنی اصل میں اس نا معلوم اور ناواقف داخلی وجود کو اپنے طبعی وجود کی پنہائیوں میں جگہ دینا ہے۔

رویوں میں تبدیلی کیوں ضروری ہے؟ ایک بات تو طے شدہ ہے کہ لاشعور کو دبانے یا نظر انداز کرنے کی بجائے ،اگر اس کے مطالبات کو بہ گوشِ ہوش سُنا جائے تو زندگی میں کافی بہتری آتی ہے۔تجربات نے بار بار اس بات کو ثابت کیا ہے کہ زندگی کی وہ چھوٹی چھوٹی مشکلات جو دردِ سر بن جاتی ہیں، ان میں سے زیادہ تر کا تعلق لاشعور کی کج فہمی سے ہوتا ہے:لڑائی جھگڑے، مقابلے بازیاں، پیشہ ورانہ کام کے مسائل، بیماریاں، حادثے، طبیعت کی گرانی،بے چینی اور لا یعنیت کا احساس۔۔ان سب کا ربط لاشعور ہی سے ہوتا ہے۔یہ بات بڑی حد تک درست ہے کہ زندگی میں حادثے اور اتفاق بہت کم ہوتے ہیں، وقوعات خود سے رونما نہیں ہوتے: ہم اپنی زندگی کے نوّے فی صد مسائل ، اپنے لاشعور سے لاعلمی کی بنیاد پر، اپنے لیے خود پیدا کرتے ہیں۔جب "ہم لاشعور پر کسی قوت کا اطلاق نہیں کرتے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم اُسے جوابی حملے پر نہیں اُکسا رہے"(۸۱)، لہذا اپنا رویہ تبدیل کرنے کا ایک سیدھا سا جواز تو یہی ہے کہ معیارِ زندگی میں تبدیلی لائی جائے۔دوسرا جواز اس امکان کو کم کرنے میں ہے کہ لاشعور ہمارے شعوری ذہن کو مغلوب کر لے گا۔(۸۲) اب یہ مغلوبیت کسی انسان کو مستقل سختلال یا خبط میں بھی مبتلا کر سکتی ہے،(طبّی حوالے سے ایسی مثالیں عام ہیں)(۸۳)۔دوسرے لفظوں میں رویوں میں تبدیلی اس لیے بھی ناگزیر ہے تاکہ نفسیاتی بیماریوں سے بچا جا سکے۔

تیسرا جواز اس نکتے میں پوشیدہ ہے کہ اگر ہم زندگی میں صرف شعور کو اہمیت دیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے آدھے پوٹنشل کو بہ روئے کار لا رہے ہیں(اور فرویڈ کے بہ قول تو ۹۰ فصد صرف لاشعور ہی ہے)۔لاشعور کے بطون میں حقیقتاً وسیع امکانات،تخلیقی توانائیاں اور ہماری "داخلی دنیاؤں "کے جواہر پاروں کے ساتھ ساتھ دانش و حکمت کی وہ ابدی روشنیاں موجود ہوتی ہیں جو بنی نوع انسان کی میراث ہیں(۸۴)۔جب ہم لاشعور کی بازیافت کسی مثبت رویے(نہ کہ غیر جانب دارانہ حوالے)سے کرتے ہیں تو ہماری رسائی تخلیق کے لامحدود دفینے تک ہو جاتی ہے۔ہم اپنی ذات کی بند درزوں کو بہ تدریج کھولتے ہیں اور یوں فردیت کے شاداب عمل کا آغاز ہوتا ہے، اپنے آپ پر آشکار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک حقیقی ذات میں ڈھلنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

جب ہم لاشعور کو اپنی ذات کا حصہ مان کے اُسے خوش آمدید کہتے ہیں تو بہ قولِ ژونگ''انتشار ختم ہونے لگتا ہے اور ہم لاشعور کی خوش گوار جہات سے حظ اُٹھانے لگتے ہیں۔اب لاشعور ہمیں اپنی تمام تر اہلیتوں کو مجتمع کر کے اُن سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا کرتا ہے۔یہ ہمیں وہ وہ راستے سجھاتا ہے ، جن کی شعور کو خبر تک نہیں ہوتی،کیوں کہ اس کی زنبیل میں نفسی توانائیوں کے گم گشتہ خزانے اور قرنوں کی دانش و دانائی کے نیلم ریزے جگمگا رہے ہوتے ہیں''(۸۵)

بہ الفاظِ دیگر زندگی اس سے کئی بہتر ہوجاتی ہے جتنا ہمارا ایغو ذہن (اپنی محدود بھر بساط کے مطابق)سوچ سکتا ہے،اور اسی چیز کی آج کے انسان کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

حواشی

نوٹ: حواشی میں ژونگ کے[Collected Works]CW کو اُردو میں سہولت کی خاطر 'کلیات، جِلد نمبر فلاں' سے موسوم کیا گیا ہے۔

۱۔کلیات، جِلد نمبر۵،ص۴۰

۲۔کلیات، جِلد نمبر۱۳،ص۴۶۴

۳۔کلیات، جِلد نمبر۱۲،ص۲۹

۴۔کلیات، جِلد نمبر۷،ص۳۴۶۔۳۴۵

۵۔تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو

۶۔Obsessions,Compulsions، ورلڈ بُک ڈکشنری،۲،ص۲۱۱۹

۷۔کلیات، جِلد نمبر۶،ص۸۳۷

۸۔ایضاً

۹۔ایضاً

۱۰۔کلیات، جِلد نمبر۱۸،ص۵۸۶

۱۱۔کلیات، جِلد نمبر۱۶،۳۲۹

۱۲۔کلیات، جِلد نمبر۱۶،ص۳۸۹

۱۳۔کلیات، جِلد نمبر۷،ص۱۹۷

۱۴۔کلیات، جِلد نمبر۷،ص۲۵۸

۱۵۔کلیات، جِلد نمبر۷،ص۲۹۲

۱۶۔کلیات، جِلد نمبر۱۳،۴۸۱

۱۷۔کلیات، جِلد نمبر۶،ص۸۳۸

۱۸۔کلیات، جِلد نمبر۹(۲)،ص۶۲

۱۹۔مثالی تمثال(Imago)، یہ اصطلاح خاص ژونگ کی وضع کردہ ہے،یہ اصل میں کسی شخص(خصوصاً بچے) کے ذہن میں لاشعوری طور پر بننے والا وہ معیاری امیج ہوتا ہے جو وہ کسی دوسرے انسان، خصوصاً والدین، کے بارے میں ہوتا ہے۔لڑکپن یا جوانی میں انسان اسی کے وضع کردہ معیارات کو سامنے رکھ کر کسی دوسرے کو اپنے لیے 'رول ماڈل' بناتا ہے۔کلیات، جِلد نمبر۷،ص۲۲۰

۲۰۔(Autonomous Complexes)خود کار کومپلکس اصل ہیں وہ جذباتی تصورات ہیں جن کو کسی وجہ سے ذہن میں دبا یا چھپا دیا جاتا ہے لیکن لاشعوری طور پر یہ دوسرے خیالات کے ساتھ مل کر نت نئی شکلیں بناتے ہیں اور انسان کے لیے دردِسر بنتے رہتے ہیں۔کلیات، جلد نمبر۷،ص۸۷،۹۵

۲۱۔اضطراری تحریکات(Impulses)،کلیات، جلد نمبر۶، ۵۷۴

۲۲۔کلیات، جلد نمبر۷،ص۲۱۸

۲۳۔ایضاً

۲۴۔ایضاً

۲۵۔ایضاً،ص۳۰۷

۲۶۔ایضاً۔ص۳۷۳

۲۷۔کلیات، جلد نمبر۶،ص۸۲

۲۸۔کلیات، جلد نمبر۷،۳۰۷

۲۹۔ایضاً،ص۲۲۰

۳۰۔کلیات، جلد نمبر۵،۱۴۹

۳۱۔کلیات، جلد نمبر۷،ص۱۹۶

۳۲۔کلیات، جلد نمبر۷،۱۹۳۴ والے ایڈیشن کا دیباچہ۔ص۱۲۴

۳۳۔غیر جانبدارانہ(neutral)،کلیات، جلد نمبر۱۸،ص۱۵۸۶

۳۴۔تناقص آمیز سیرت(Antinomial Character)،کلیات، جلد نمبر۹(۲)،ص۳۵۵

۳۵۔تضادی جوڑوں کا اتحاد(Complexico Oppositorum)،ایضاً

۳۶۔کلیات، جلد نمبر۱۶،ص۳۸۹

۳۷۔کلیات، جلد نمبر۱۸،ص۱۵۸۶

۳۸۔کلیات، جلد نمبر۷،ص۲۸۹

۳۹۔ایضاً،ص۲۴۷

۴۰۔کلیات، جلد نمبر۶،ص۸۳ اور کلیات، جلد نمبر۷،ص ۱۹۷۔۱۹۶

۴۱۔کلیات، جلد نمبر۷،ص۳۸۷

۴۲۔کلیات، جلد نمبر۱۲،ص۶۰

۴۳۔کلیات، جلد نمبر۷،ص۲۹۲

۴۴۔کلیات، جلد نمبرایضاً،ص۳۴۵

۴۵۔ایضاً،

۴۶۔ایضاً،ص ۳۷۰

۴۷۔ایضاً،ص۱۹۵

JAHAN E TAHQEEQ جہانِ تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

۴۸۔ایضاً،ص۲۵۸

۴۹۔ایضاً،ص۲۷۳

۵۰۔ایضاً،ص۲۹۲

۵۱۔ایضاً،ص۳۶۱

۵۲۔ایضاً،ص ۲۴۷

۵۳۔ایضاً،ص۲۵۷

۵۴۔کلیات، جِلد نمبر۸،ص۱۶۴ اور کلیات، جِلد نمبر۱۸،ص ۴۶۹

۵۵۔خود ضابطگی(Self Regulation)،کلیات، جِلد نمبر۷،ص۲۵۷

۵۶۔ایضاً،ص۱۹۵

۵۷۔عرفانِ ذات(Self Realization)،ایضاً،ص۲۱۶ ا، ۳۸۷ اور کلیات، جِلد نمبر۳،ص ۴۸۲

۵۸۔کلیات، جِلد نمبر۷،ص۲۱۸

۵۹۔کلیات، جِلد نمبر۷، ص۳۵۸

۶۰۔کلیات، جِلد نمبر۱۳،ص۴۸۱

۶۱۔کلیات، جِلد نمبر۷،ص۲۹۰

۶۲۔کلیات، جِلد نمبر۷،ص۳۸۷

۶۳۔ایضاً

۶۴۔ایضاً،ص۳۷۳

۶۵۔ایضاً

۶۶۔ایضاً

۶۷۔فردیت(Indivduation): یہ ژونگی نفسیات کی انتہائی اہم اصطلاح ہے۔ژونگ کے مطابق یہ تکمیلِ ذات کا وہ مرحلہ ہے جس میں شخصیت اپنی پُختگی و بلوغت کے آخری درجے پر پہنچ جاتی ہے، اصل میں یہی صحت مند زندگی کا منشا و حاصل ہے۔ایضاً

۶۸۔کلیات، جِلد نمبر۱۰،۲۴۴

۶۹۔کلیات، جِلد نمبر۱۱،ص۲۸

۷۰۔کلیات، جِلد نمبر۹(۲)،ص۶۲

۷۱۔کلیات، جِلد نمبر۷،ص۳۵۲

۷۲۔کلیات، جِلد نمبر۹(۲)،ص۳۵۵

۷۳۔کلیات، جِلد نمبر۱۱،ص۲۸

۷۴۔محاسبہء ذات(Introspection)،ایضاً

۷۵۔کلیات، جِلد نمبر۱۲،ص۷۴

۷۶۔کلیات، جِلد نمبر۷،ص۱۹۵

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

۷۷۔کلیات، جِلد نمبر۹(۲)،ص۶۲

۷۸۔کلیات، جِلد نمبر۱۲،ص۶۰

۷۹۔یہ جملہ اور 'دوسروں سے ہدایت یابی'(Other Directedness) کا تصور(Reisman et el(1955میں تفصیلی حوالے سے بیان ہوا ہے۔

۸۰۔کلیات، جِلد نمبر۹(۲)،ص۶۲

۸۱۔کلیات، جِلد نمبر۷،۳۹۱

۸۲۔کلیات، جِلد نمبر۱۶،ص۳۲۹

۸۳۔ایضاً

۸۴۔کلیات، جِلد نمبر۷،ص۳۵۹

۸۵۔کلیات، جِلد نمبر۷،ص۱۹۶